Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۱ صفر ۱۳۹۶ھ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۵ھش ۱۲ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۳۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنیوالا ہے

## پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنیوالی چیز ہے۔ وہ گداز کرنیوالی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرنے میں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنیوالا ہے پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنیوالوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائیگی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اَور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کیلئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے" (لیکچر سیالکوٹ)

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل ضعف اور معدے میں سوزش کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

جگروں کی تکلیف میں کچھ کمی ہے مگر ٹانگ کی درد بدستور ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

## جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت

اور

### امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:-

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے"۔

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا کر ممنون فرمادیں نیز امسال جن جماعتوں کو (مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کے لئے) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاعات بھی ۲۹ فروری تک بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

## آئندہ اتوار ملاقات نہیں ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ میں صرف ایک دن بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوتی ہے مگر آئندہ اتوار مورخہ ۱۵/۲ کو بعض مصروفیات کی وجہ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ / تبلیغ ۱۳۵۵ھ
۱۲ / فروری ۱۹۷۶ء

# "ایمان کا پودا اپنے نشوونما کیلئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے" (حضرت مسیح موعود)

مذاہب عالم میں یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ عقائد صحیحہ کے ساتھ ساتھ مناسب حال پاکیزہ اعمال پر بھی خاص زور دیتا ہے۔ اس کے نزدیک تمام عقائد صحیحہ کی بنیاد توحید الٰہی ہے اور جو شخص حقیقی معنوں میں توحید خالص پر قائم ہو جاتا ہے وہ (کسی نہ کسی رنگ میں) اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات کا مظہر بن جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف اس کے خیالات و افکار پاکیزہ ہو جاتے ہیں بلکہ اس کے جملہ افعال بھی اعمال صالحہ کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں یعنی وہ افعال پاک بھی ہوتے ہیں اور مناسب حال بھی اور ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور بنی نوع انسان کی بہتری اور ہمدردی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کہہ کر توحید خالص کا اعلان فرمایا اور پھر بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ) یعنی اے لوگو! اپنے (اس) خدائے واحد کی عبادت کرو جس نے تمہیں (بھی) اور انہیں (بھی) جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تا کہ تم (ہر قسم کی آفات سے) بچو! مگر اللہ تعالیٰ نے خدائے واحد کی عبادت کا حکم دینے کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ ایمان اور عمل صالح کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عمل صالح کے لئے ایمان ضروری ہے اور ایمان نتیجہ خیز اور بار آور نہیں ہو سکتا جب تک اسکے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرہ)

یعنی تو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہیں یہ خوشخبری دے کہ ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

گویا روحانی انعامات انہی لوگوں کو ملیں گے جو توحید پر ایمان لانے کے بعد پاک اور مناسب حال اعمال بھی بجا لاتے ہیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں :-

"اس آیت میں ایمان اور عمل صالح بجا لانے والوں کو جنتوں کی بشارت دی گئی ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ایمان ایک باغ کی حیثیت رکھتا ہے اور عمل اسے سرسبز کرتا ہے اور اس کو پانی دیکر بڑھاتا ہے۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد عمل نہیں کرتا اس کے ایمان کا درخت سوکھ جاتا ہے ... قرآن میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (فاطر ع۲) یعنی جب انسان ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے لیکن اسے خدا تعالیٰ تک اُٹھا کر لے جانے والا عمل صالح ہوتا ہے۔ یعنی ایمان کی تکمیل عمل صالح سے ہوتی ہے۔ اگر عمل صالح نہ ہو تو ایمان درمیان میں ہی رہ جائے اور اپنا پھل پوری طرح نہ دے۔ ایک دوسری آیت میں کلمہ طیبہ یعنی پاک تعلیم کو جس کا نتیجہ ایمان ہوتا ہے شجرہ طیبہ سے مثال دی ہے فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (ابراہیم ع۴) یعنی کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پاک کلمہ کو پاک درخت سے تمثیل دی ہے۔ پاک درخت سے مشابہت دینے کے معنے یہ بھی ہیں کہ جس طرح درخت پانی کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح کلمہ طیبہ کو اختیار کر لینا ہی کافی نہیں اسے عمل کے پانی سے سیراب کرنا بھی ضروری ہے تبھی اس کی سرسبزی اور شادابی قائم رہے گی۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل صفحہ ۲۴۹)

غرض قرآن کریم نے جب بھی ایمان باللہ کا ذکر کیا ہے تو اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر بھی ضرور موجود ہے جس سے یہی امر واضح کرنا مقصود ہے کہ جب انسان حقیقی ایمان پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اعمال صالحہ کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے اور جب ایمان کے ساتھ عمل صالح مل جائے تو اس کے نتیجہ میں ہی انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - (ترمذی)

یعنی باستثنائے اسم ذات کے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یعنی صفات ہیں۔ جو شخص اپنی زندگی میں ان صفات کو پیش نظر رکھے گا اور (اعمال صالحہ کے ذریعہ) ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ایمان اور عمل صالح کے اس باہمی تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :-

"ایمان ایک ایسا پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے۔ نیک اعمال سے اس کی آب پاشی کی جاتی ہے۔ اگر اس کی ہر وقت اور ہر موسم کے لحاظ سے پوری خبر گیری نہ کی جائے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے ... ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمال صالح کو چاہتا ہے۔ قرآن کریم نے جہاں جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالح کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۱۶)

"اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو اُن کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۶)

"اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادہ نہیں رکھتا ... تو اس پر اعمال صالح کے طیب اشجار کے بار ور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں صراط الذین انعمت علیھم کہکر قید لگا دی ہے یعنی یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگردان کرنے والی نہیں ہے بلکہ اس پر چل کر انسان بامراد اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ عبادت کے لئے تکمیل عمل ضروری شے ہے ورنہ وہ محض ایک کھیل ہوگا کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے تو خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو مفید نہیں ہو سکتا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۹)

ان حوالوں سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا بجا لانا کتنا ضروری ہے۔ ہمیں محض اس امر پر ہرگز مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اس بطل جلیل سے وابستہ ہونے کی توفیق بخشی ہے جس کے ذریعہ اب غلبۂ اسلام مقدر ہے بلکہ ہر آن دعائیں کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لانے کی فکر بھی کرنی چاہیئے اور اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم کس حد تک اسلامی احکام اور قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہیں کیونکہ درحقیقت یہی وہ معیار ہے جس سے ہمارے ایمانوں کی حقیقت آشکار ہوتی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت کو حاصل کر سکتے ہیں۔

---

## آگے ہے تری سرحدِ ادراک سے کوئی!

یوں ہو کہ اُٹھائے نہ جبیں خاک سے کوئی
جھانکے گا ہمارا پردۂ افلاک سے کوئی

کس خوں کی یہ بخشی ہے نمی کشتِ وفا کو
پوچھے تو مرے دیدۂ نمناک سے کوئی

سر اپنا حقیقت کی چٹانوں سے نہ ٹکرا
آگے ہے تری سرحدِ ادراک سے کوئی

کیوں تیر چلائے مرے یاروں نے بھی مجھ پر
ٹپکے گا بھی قطرہ دلِ صد چاک سے کوئی

جو اُس کے لئے وقف ہیں کافر بھی وہی ہیں
یہ عرض کرے صاحبِ لولاکؐ سے کوئی

پہنچے گی افق تا بہ افق جس کی حرارت
شعلہ سا اُٹھے گا مری خاشاک سے کوئی

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

سرسید مرحوم اپنی "تحقیق" کا خلاصہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تو شمار کرنا نہیں چاہیے۔

کیونکہ وہ زمانہ بھی حضرت عمرؓ کی خلافت کا تھا اور وہی بالکل دخیل و منتظم تھے۔"

(ایضاً ص ۲۰۳)

(افسوس عہدِ حاضر میں سرسید کے ایک ہم خیال اور معتقد نے اس ضمن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف ایک روایت بھی منسوب کر ڈالی ہے جو سراسر جعلی اور وضعی ہے اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا "خلیفہ تو عمرؓ ہیں لیکن انہوں نے قبولِ خلافت سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے یہ بار میرے کندھوں پر رکھا گیا۔" شاہکارِ رسالت ص ۵۰ از جناب غلام احمد صاحب پرویز۔ یہی نہیں سرسید جیسے مصلح کل اور مرنجاں مرنج شخص کے قلم سے یہ خلاف واقعہ اور سخت بے ادبی کا دلشکن جملہ بھی نکل گیا کہ

"حضرت ابوبکر تو صرف برائے نام بزرگ آدمی تھے"

مقدمہ مقالات سرسید حصہ اول ص ۲۶ ناشر مجلس ترقی ادب لاہور)

؎ دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

جب بیگانوں کے تعصب اور اپنوں کی قرآنی تاریخ سے بے خبری اس حد تک پہنچ گئی تو عہد صدیقی تو کیا علم و معرفت کا پورا اسلامی خزانہ غلافوں میں بند اور دبیز پردوں میں چھپ گیا۔ جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی بانی جماعت اسلامی نے اس زمانہ کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے لکھتے ہیں۔

"علم و عمل کی دنیا میں ایسا عظیم تغیر واقع ہو چکا تھا جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اٹھا کر ان تک پہنچ سکتی۔"

(تنقیحات ص ۲۸ طبع ہفتم ناشر مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی)

## قرآن مجید میں اس دردناک صورتِ حال کی خبر اور علاج

معزز سامعین! یہ صورتِ حال دراصل اپنی ذات میں اسلام کی صداقت کا ثبوت تھی اس لئے کہ قرآن مجید میں پہلے سے اس دردناک کیفیت اور اس کے علاج کی پیشگوئی موجود تھی۔ چنانچہ اللہ جلشانہ نے فرمایا

"مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ"

آل عمران: ۱۸۰

یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کی حالت پر نہیں چھوڑ دے گا۔ جب تک ناپاک کو پاک سے علیحدہ نہ کر دے مگر اللہ تعالیٰ اس غرض سے تم میں سے ہر ایک کو غیب پر آگاہ نہیں کرے گا بلکہ اپنے فرستادوں اور برگزیدوں میں سے جس کو وہ خود چاہے گا چن لے گا

قرآنی محاورہ کے مطابق اسلام اور قرآن کی صحیح تفسیر طیب اور اسکی غلط تفسیر خبیث کہلاتی ہے۔ اس آیت میں اس کیفیت کا پورا خاکہ کھینچا گیا ہے جس سے دنیائے اسلام اس آخری زمانہ میں دوچار ہونے والی تھی نیز بتایا گیا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قرآنی تاریخ، قرآنی فلسفہ، قرآنی علم کلام قرآنی اقتصادیات قرآنی عمرانیات اور دوسرے علوم قرآنی غیر قرآنی علوم کے ساتھ ایسے گڈمڈ ہو جائیں گے کہ ان کو ممتاز کرنا بظاہر ناممکن ہوگا مگر یہ علوم ہمیشہ پردہ اخفاء میں نہیں رہیں گے اور بالآخر وہ وقت آن پہنچے گا جب اللہ تعالیٰ حقیقی علوم قرآن کو اپنے ایک فرستادہ پر بذریعہ الہام و وحی کھول دے گا اور پھر سے قرآنی انوار بالکل روشن اور نمایاں ہو جائیں گے۔

## احادیث اور بزرگانِ سلف کی تصریحات

ہمارے آقا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امی فرستادہ کو مہدی و مسیح اور نبی اللہ کا نام دیا اور خبر دی کہ وہ حکم عدل ہو گا اور اس پر وحی نازل ہوگی (مسلم باب ذکر الدجال) مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی خبر کے مطابق اکابرین امت مثلاً حضرت علامہ شہاب الدین ابن حجر الہیثمیؒ ۔۔۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ حضرت محی الدین ابن عربیؒ حضرت امام جعفر محمد باقر حضرت امام ابو عبداللہ جعفر صادق علیہما السلام نے صاف لکھا ہے کہ مہدی موعود پر شریعت محمدیہ کا الہام ہوگا اور وہ وحی الٰہی سے فیصلہ کرے گا۔

(روح المعانی جلد ۷ ص ۶۵ کشف الغمہ عن جمیع الامہ جزو اول ص ۱۰ مصر ۱۳۵۰ھ اسعاف الراغبین مؤلفہ علامہ محمد الصبان برحاشیہ نور الابصار فی مناقب اہل بیت للشیخ الشبلنجی ص ۱۳۵ مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ و کتاب المہدی ص ۷۳ تالیف آیۃ اللہ العظمیٰ مطبوعہ تہران، بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۸۳ ـ ۲۰۰ بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۸۸)

اور خلیفہ راشد عارف یزدانی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

"یظہر صاحب الرایۃ المحمدیۃ والدولۃ الاحمدیۃ القائم"

لوائے محمدیت کا علمبردار اور سلطنت احمدیت کا تاجدار مہدی موعود (امام قائم) ظاہر ہوگا۔

ینابیع المودۃ ص ۵۰۰ تالیف السید السند سلیمان الحسینی العظیمی طبع ثانی مکتبۃ العرفان بیروت

## مہدی موعود پر قرآنی تاریخ کی تجلی عظیم

چنانچہ وہ سچے وعدوں والا خدا جس نے اپنے پاک کلام میں اپنے ایک برگزیدہ کے ذریعہ صحیح قرآنی علوم کے بے نقاب کرنے کا وعدہ فرمایا تھا ہمارے زمانہ میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر ظاہر ہوا اور اس نے روئے زمین کے سب مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے صحیح قرآنی تاریخ کی تجلی عظیم فرمائی۔

چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا:۔

"خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنے قرآن کے ظاہر کرے خدا نے مجھے اسی لئے مامور کیا اور میں اس کے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۸ ص ۲۷۶)

## محبت اہلبیت
## افاضہ انوار الٰہی کا سرچشمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا المہدی الموعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اہلبیت نبوی یعنی پنجتن پاک کے مقام بلند کی نسبت بذریعہ الہام آسمانی بادشاہت کا یہ راز کھولا کہ:۔

"افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت

Digitized by Khilafat Library Rabwah



پاتا ہے اور تمام علوم و معارف کا وارث ٹھہرتا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ ۳)

اسی لئے فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

## شان سید الشہداء حسین علیہ السلام

بالخصوص حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شان بلند کی نسبت آپ پر ظاہر کیا گیا کہ:

"حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۳ صفحہ ۵۴۵)

## حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان ارفع و اعلیٰ

دوسری طرف حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو جناب الٰہی کی طرف سے شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی شان ارفع و اعلیٰ ایسی شرح و بسط سے بتائی گئی کہ ایک دفعہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و کمالات اور جناب شیخین علیہما السلام کے فضائل پر چھ گھنٹے تقریر فرمائی جس میں آپ نے یہاں تک فرمایا:-

"میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ ان لوگوں کا مداح اور خاکِ پا ہوں۔ جو جزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص نہیں پا سکتا کب دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقعہ ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا۔"

(ملفوظات جلد ۱ ص ۳۲۶)

## خلافتِ صدیقی کی نسبت الہامی انکشاف

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت عظمیٰ کی نسبت آپ کو خدا کی طرف سے بتایا گیا کہ

"اِنَّ الصِّدِّيْقَ اَعْظَمُ شَاْنًا وَّاَرْفَعُ مَكَانًا مِنْ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ وَهُوَ الْخَلِيْفَةُ الْاَوَّلُ بِغَيْرِ الْاِسْتِرَابَةِ وَفِيْهِ نَزَلَتْ اٰيَاتُ الْخِلَافَةِ"

(سر الخلافہ ص ۱۸)

حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی شکوہ شان اور بلند مقام میں تمام صحابہؓ سے بڑھ کر تھے وہ لاریب آنحضرتؐ کے پہلے خلیفہ تھے اور آپ کے بارہ میں ہی خلافت کی آیات نازل ہوئیں۔

## آیتِ استخلاف خلافتِ صدیقی پر برہانِ ناطق

اس الہامی انکشاف کی روشنی میں جب آپ نے قرآن مجید کا بغور مطالعہ فرمایا تو آپ اس قطعی نتیجہ پر پہنچے کہ آیتِ استخلاف خلافتِ صدیقی کی عظمت پر برہانِ ناطق ہے آپ کا حلفیہ بیان ہے کہ:

"خدا کی قسم میں نے قرآن کریم کو بارہا تدبر و فکر سے دیکھا اور قرآن حمید کی آیات کا بنظر غور مطالعہ کیا اور امر خلافت کے لئے تحقیق کے تمام ذرائع اور وسائل اختیار کئے اور تحقیق و تدقیق میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ میں نے ہر طرف نظر دوڑائی اور ہر جانب تلاش و جستجو کے تیر چلائے لیکن اس میدان میں آیت استخلاف سے بڑھ کر کوئی سیف قاطع مجھے نظر نہیں آئی۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلافت صدیق اکبر کے ثبوت میں یہ ایک عظیم الشان آیت اور ایک ناطق دلیل ہے اور ہر طالب حق و انصاف کے لئے یہ رب کائنات کی طرف سے نص صریح ہے۔"

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۱۳)

اس دلیل ناطق کی تشریح و توضیح حضرت مہدی موعودؑ نے ایسے دلکش اور حسین پیرایہ میں فرمائی ہے کہ روح وجد میں آجاتی ہے۔ آپ سر الخلافہ میں فرماتے ہیں (اصل عبارت نہایت اعلیٰ پایہ کی بے نظیر فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہے میں اس کتاب کے نو حوالوں کا اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ترجمہ سناتا ہوں):-

## پہلا حوالہ

غور کرو کہ حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ مقرر ہونے پر مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ اسلام اُس وقت آفات و مصائب کی کھیتی میں گِرا ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حالات بدلے اور اسلام کو قعر عمیق سے نکالا اور جھوٹے مدعیان نبوت بُری طرح مارے گئے اور مرتد لقمۂ اجل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس خوف سے امن دی جس کے باعث وہ مُردوں کی طرح (بے جان) ہو رہے تھے۔ مومن اس تکلیف کے دُور ہونے کے بعد خوشی و مسرت سے بھر گئے۔ وہ حضرت صدیقؓ کو مبارکباد دیتے اور آپ کو تحسین و آفرین کہتے اور آپ کی تعریف کے گن گاتے اور خدا کے حضور آپ کے لئے دعائے خیر کرتے۔ وہ آپ کی پوری تعظیم بجا لاتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی محبت ان کے نہاں خانۂ دل میں داخل ہو گئی اور وہ جذبات تشکر سے تمام امور میں آپ کی پیروی کرتے۔ انہوں نے اپنے بیانات و جذبات کو خوب صاف کیا اور اپنے کشت ایمان کو خوب سیراب کیا اور محبت و الفت میں ترقی کرتے گئے انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی مقتدر ہو کر اطاعت کی کیونکہ وہ آپ کو ایک مبارک اور نبیوں کی طرح تائید یافتہ وجود خیال کرتے تھے۔

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۱۲)

(خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتب احادیث و تواریخ سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کی گردنیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے ہمیشہ نیچی رہتیں اور وہ آپ کی ویسے ہی اطاعت کرتے جس طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیا کرتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی بحوالہ اسوۂ صحابہ دوم ص ۹۳ از مولانا عبدالسلام ندوی)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اَبُوْبَكْرٍ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاَنَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِ اَهْلِيْ"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۴)

حضرت ابوبکر مشک سے بھی زیادہ خوشبودار اور میں اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ حقیر ہوں۔

حضرت ابورجا العطاردی فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں نے دیکھا ایک شخص آپ کا سر چوم رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ ہم آپ پر فدا ہیں اگر آپ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بزرگ حضرت عمرؓ ہیں۔ یہ اس ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے جب کہ مانعین زکوٰۃ کے خلاف مسلمان نبرد آزما تھے۔

(کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۴)

خاندان نبوت کی عقیدت خلفاء ثلاثہ کا اندازہ اس سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت علیؓ کے ایک صاحبزادے کی کنیت ابوبکرؓ ایک کا نام عمر اور ایک کا نام عثمان تھا۔ موخر الذکر صاحبزادے نے میدان کربلا میں شہادت پائی۔

(بحار الانوار جلد ۹ ص ۱۸۲ مطبوعہ ایران)

کٹا کر گردنیں بتلا گئے یہ کربلا والے
کبھی جابر کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

خاتون جنت سیدۃ النساء جگر گوشۂ رسولؐ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا انتقال ہوا تو خلیفۂ رسولؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ جنازہ پڑھائیے مگر حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم آپ ہی جنازہ پڑھائیں گے تب حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے اور جنازہ پڑھایا۔

(سفینۃ الاولیاء ص ۲۲)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی رواداری کا حسین نمونہ

حضرت امام ابن القیمؒ اپنی کتاب زاد المعاد میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قال ابن اسحاق وفد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد نصارٰی نجران بالمدینۃ فحدّثنی محمّد بن جعفر بن الزبیر قال لما قدم وفد نجران علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علیہ مسجدہٗ بعد العصر فحانت صلاتھم فقاموا یُصلّون فی مسجدہٖ فاراد النّاس منعھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم دعوھم فاستقبلوا المشرق فصلّوا صلاتھم"

(زاد المعاد الجزء الثانی فصل فی قدوم وفد نجران)

ترجمہ:۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ نجران کے عیسائیوں کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مدینہ میں حاضر ہوا۔ اس بارہ میں مجھے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا کہ جب نجران کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ عصر کی نماز کے بعد حضورؐ کی مسجد میں حضورؐ کے پاس آئے اور حضورؐ کی مسجد میں نماز پڑھنے لگے۔ لوگوں نے ان کو منع کرنا چاہا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے مشرق کی طرف رخ کیا اور اپنے طریق پر نماز ادا کی۔

نوٹ:۔ یہ روایت سیرۃ ابن ہشام جزء اوّل۔ طبقات ابن سعد جزء اوّل۔ البدایۃ والنہایۃ مصنفہ حافظ ابن کثیر جزء ۵۔ مواہب اللدنیہ مصنفہ خطیب القسطلانی جزء اوّل۔ تفسیر ابن کثیر جزء اوّل اور شیعہ تفسیر القمّی تفسیر سورہ اٰل عمران میں بھی موجود ہے۔

## دعائے مغفرت

(۱) مکرم چوہدری نواب دین صاحب عرف بابو احمد آباد قادیان حال چک نمبر ۴۵ جنوبی ضلع سرگودہا ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء کو اپنے گاؤں میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کا جنازہ یکم فروری ۱۹۷۶ء کو ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی تدفین بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم رفیع احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ بی ایڈ احمدیہ سیکنڈری سکول آسکورو گھانا مغربی افریقہ میں خدمت پر مامور ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب دفتر تعمیر صدر انجمن احمدیہ میں سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

(۲) میری بیٹی عزیزہ خورشید بیگم بعمر ۲۳ سال ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء کی رات کو آٹھ بجے میو ہسپتال لاہور میں وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ لایا گیا اور یکم فروری ۱۹۷۶ء کو عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی عزیزہ مرحومہ نے ایک بچی جس کی عمر سوا سال ہے یادگار چھوڑی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(رحمت علی ساکن دھوریہ ضلع گجرات)

## چندہ جلسہ سالانہ کی فوری ادائیگی فرمائیں

مخلصینِ جماعت سے گذارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

## وقفِ جدید کے سلسلہ میں ایک ضروری اعلان

وقفِ جدید کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے چنانچہ اب جماعتوں میں فارم برائے وعدہ جات بھجوائے جارہے ہیں عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ نئے سال کے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ جلد بھجوائیں۔ نیز چندہ بھجواتے وقت یہ تصریح فرما دیا کریں) کہ اس میں اتنی رقم سالِ گذشتہ ۱۹۷۵ء کی ہے اور اتنی رقم سال ۱۹۷۶ء کی ہے تاکہ اندراجات میں غلطی نہ ہو۔

نیز یہ بھی تاکیداً عرض ہے کہ سالِ گذشتہ ۱۹۷۵ء کا حساب عنقریب بند کیا جارہا ہے اس لئے براہِ مہربانی گذشتہ سال ۱۹۷۵ء سے تعلق رکھنے والی جملہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں اور ان کے بارہ میں یہ بھی وضاحت فرما دی جائے کہ اس میں کتنی رقم بالغان سے تعلق رکھتی ہے اور کتنی دفتر اطفال سے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

## تقریبِ شادی

مورخہ ۴ر فروری ۱۹۷۶ء بروز بدھ خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ امۃ اللہ پروین بی۔اے بنت چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم آف ملتان کا نکاح ہمراہ عزیزم عبدالحفیظ صاحب ابن چوہدری عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کراچی بالعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ نے بمقام ملتان پڑھا۔ برات کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ملتان آئی۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں رشتہ داران و احبابِ جماعت نے شرکت کی۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے۔ آمین

(عبدالحفیظ ایڈووکیٹ شمس آباد۔ ملتان)

## سب کمیٹی شوریٰ وصایا کا ضروری اجلاس

شوریٰ ۱۹۷۵ء میں وصیت کے بارے میں بیس ممبروں پر مشتمل جو سب کمیٹی مقرر ہوئی تھی اسے جملہ قواعد وصیت پر غور کرنے کا کام بھی سپرد ہوا ہے۔

اس سب کمیٹی کا اجلاس ۲۱ر فروری بروز ہفتہ چار بجے بعد نماز عصر کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں منعقد ہوگا۔

جملہ ممبران کو بذریعہ رجسٹری خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے سب اراکین سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ وصیت)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

**کلیرنس سیل**

**۱۲ تا ۲۲ر فروری**

اہلِ ربوہ یہ اعلان پڑھ کر خوش ہوں گے کہ ہم نے اپنی دکان میں بعض سوتی ریشمی کپڑوں مثلاً کریپ پلین و پرنٹ، آرگنڈی لیلن، یونیورسل، کاٹرائی پرنٹ، فلالین پرنٹ، کیمرک پرنٹ، چیک شرٹنگ، کاٹن چکن، پاپلین لوائے، جیبی، ہاسوفینی و ہملٹن، کٹ پیس سوتی و ریشمی اور دوپٹے جارجٹ و شنون کی کلیرنس سیل شروع کی ہے۔

احباب خصوصی رعایت کے سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ۔ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شجرکاری کے متعلق چند ضروری معلومات

(مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت)

(۲)

## (۴) درخت لگانے کے طریقے :-

پودے زمین میں مختلف طریق سے لگائے جاتے ہیں۔ یہ گاچی سمیت یا گاچی کے بغیر گڑھوں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ اگر یہ چھوٹے ہوں تو کھونٹے سے زمین میں سوراخ کر کے یا کھرپے سے زمین کھود کر لگانے چاہئیں۔ خشک علاقوں میں پودے چھوٹی نالیوں اور زیادہ پانی والی یا دلدلی زمین میں پودے ٹیلیوں یا اونچی منڈیروں پر لگائے جاتے ہیں۔

درخت لگانے کا سب سے عام اور سب سے کامیاب طریق گڑھے میں لگانے کا ہے۔ گڑھے کا ناپ پودوں کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ گڑھے اتنے بڑے ہونے چاہئیں کہ ان میں گاچی اچھی طرح سے آ سکے اور اگر جڑیں ننگی ہوں تو پودے کی جڑوں کا جالا اپنی قدرتی حالت میں گڑھے میں اچھی طرح سما سکے۔ چھوٹی تھیلیوں میں رکھے ہوئے پودوں کے لئے تو ۹ انچ گہرے گڑھے کافی ہوتے ہیں۔ جبکہ ۵-۶ فٹ اونچے مٹی سے ڈھکی ہوئی جڑ والے پودوں کے لئے ۲-۳ فٹ گہرے اور تقریباً اتنے ہی گول گڑھے ہونے چاہئیں۔

## (۵) درخت لگانے میں احتیاطی تدابیر

درخت لگانے میں پوری کامیابی حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے :-

۱- پودے حاصل کرنے سے پہلے زمین پوری طرح تیار کر لینی چاہیئے اور گڑھے کھود لینے چاہئیں۔ اس طرح کرنے سے پودوں کے زمین سے باہر پڑے رہنے کا وقت بچ جائے گا اور بہت سے پودے جو راستے میں یا لگانے میں دیر ہو جانے کے باعث سوکھ کر ضائع ہو جاتے ہیں نقصان سے بچ جائیں گے۔

۲- مضبوط، توانا اور تندرست درختوں کا چناؤ ہونا چاہیئے۔ دُور دراز سے لائے ہوئے درختوں کی نسبت مقامی پود گھر سے حاصل کئے ہوئے پودے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ غیر ملکی اقسام کی نسبت دیسی قسمیں زیادہ کامیاب رہتی ہیں البتہ جو غیر ملکی اقسام اس ملک میں کامیاب رہی ہوں وہ لگائی جا سکتی ہیں۔

۳- جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے گڑھا اتنا گہرا اور کھلا ہونا چاہیئے کہ جڑوں کا جالا اس میں سما سکے۔ گڑھے میں کھاد ملی مٹی ڈالی جائے۔ اگر کسی جگہ مٹی کمزور ہو تو اس میں ریت اور کھاد وغیرہ میں ملی ہوئی مٹی بھی ڈالی جا سکتی ہے۔

۴- پودے کی گردن یعنی وہ جگہ جہاں جڑ اور تنا آپس میں ملتے ہیں زمین کی سطح کے برابر ہونی چاہیئے یعنی نہ تنا زمین کے اندر جائے اور نہ جڑ زمین سے اوپر نظر آئے۔

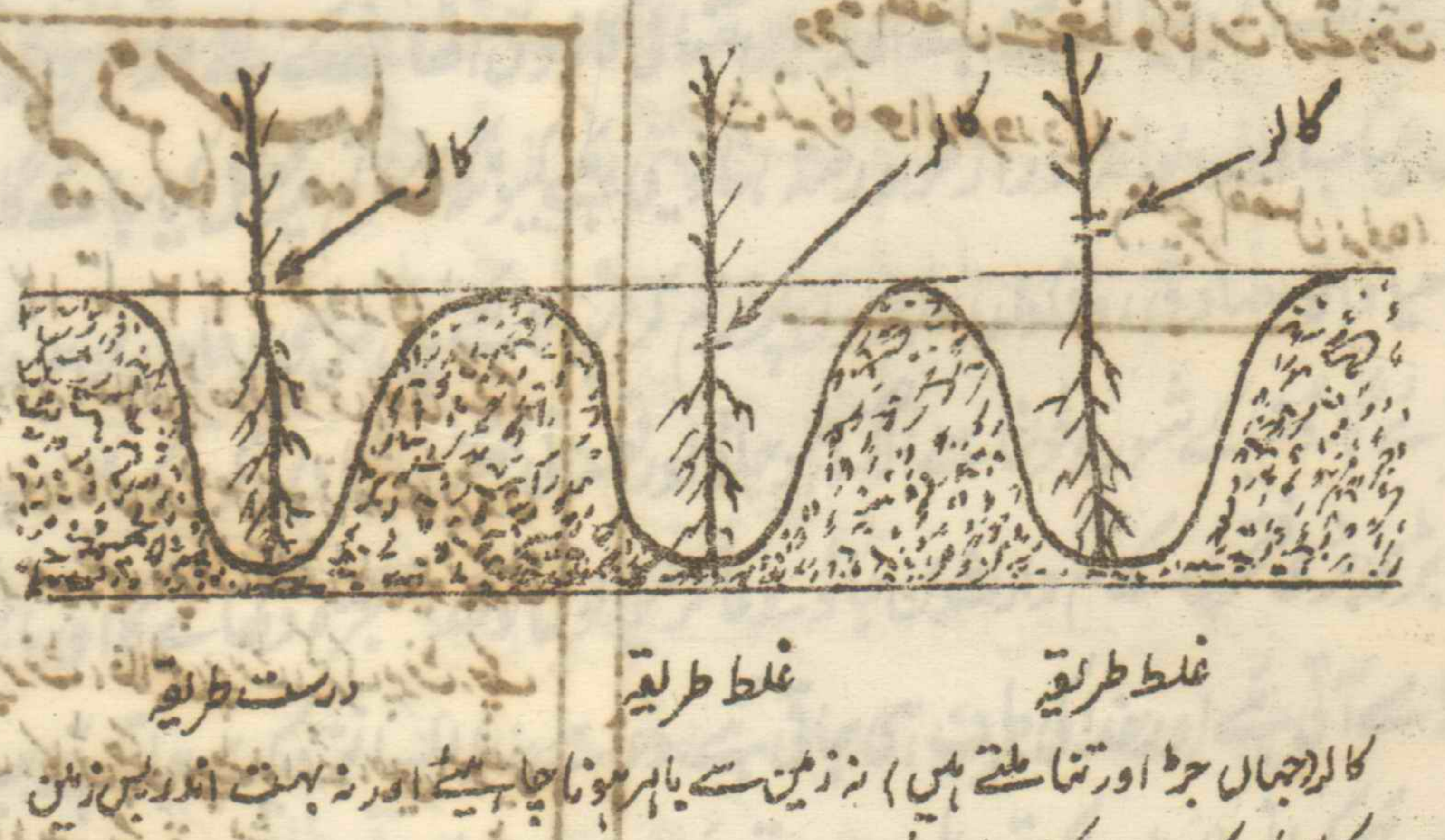


کالر (جہاں جڑ اور تنا ملتے ہیں) نہ زمین سے باہر ہونا چاہیئے اور نہ بہت اندر بلکہ زمین کی سطح کے برابر رکھنا چاہیئے۔

۵- گڑھے میں ایک ہی پودا لگایا جائے۔ تاہم پودے کی حفاظت کے لئے اس کے چاروں طرف سدا بہار جھنتر کی زندہ باڑ لگا دی جائے تاکہ پودا مویشیوں سے بچا رہے۔ پودوں کی حفاظت کے لئے نگران رکھنا ضروری ہے۔

۶- اگر کوئی پودا سر سبز نہ ہو تو اس کی جگہ نیا پودا بر وقت لگا دینا چاہیئے۔

۷- پودا لگاتے ہی پانی دینا بہت ضروری ہے۔ پودے کی زندگی، بڑھوتری، تندرستی اور مضبوطی کے لئے پانی دیتے رہنا بہت اہم ہے۔ اگر بارش ہو جائے تو یہ وقفہ زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

**درخت لگانے کا موسم** :- درخت لگانے کا وقت درخت کی بڑھوتری پر بڑی حد تک اثر انداز ہوتا ہے۔ ہر علاقے کے آب و ہوا سے پتہ چل سکتا ہے کہ کون سا موسم پودا لگانے کے لئے بہتر ہے۔ موسم بہار میں فروری کا مہینہ پودے لگانے کے لئے نہایت مناسب ہے تاہم مارچ اپریل کے آخر تک پودے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ درخت لگانے کی دوسری مہم برسات کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ چونکہ بہار میں لگائے ہوئے درخت شمال اور شمالی مغربی علاقے میں نسبتاً زیادہ کامیاب رہتے ہیں اس لئے جتنا ممکن ہو سکے سارے درخت اسی موسم میں لگانے چاہئیں۔ پودے اور قلمیں سوکھنے سے بچانے کے لئے بہتر ہے کہ پودے مرطوب موسم یا بارش کے دنوں میں لگائے جائیں۔ درخت گرم خشک دنوں میں یا جب زور کے جھکڑ چل رہے ہوں ہرگز نہ لگائے جائیں۔

**نگہداشت** :- یہ خیال بالکل غلط ہے کہ درخت لگانے والے کا کام زمین میں درخت لگانے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ درخت لگانے کے بعد دیکھ بھال اور نگہداشت بہت ضروری ہے۔ درختوں کے بڑھنے اور پھیلنے کے لئے ان کی برابر دیکھ بھال کرتے رہنا چاہیئے۔ پودا لگانے کے بعد سب سے اہم کام وقت پر پانی دینا، گھاس پھوس کی صفائی، نلائی اور کھاد ڈالنا ہے۔ درختوں کو ڈھور ڈنگروں، بھیڑ بکریوں اور شریر بچوں سے بچانا بھی ضروری ہے۔

اگر تین یا چار فٹ اونچے درخت ایک جگہ سے دوسری جگہ نکال کر لگائے جائیں تو جب تک ان کی جڑوں کا نیا جالا بن کر انہیں جما نہ دے انہیں کھڑا رہنے کے لئے کسی نہ کسی مصنوعی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ تازہ لگے ہوئے درختوں کے ہوا میں اُڑ جانے کا ڈر رہتا ہے اور جب تک کافی مضبوط سہارا دے کر ان کے تنے کو خم کھانے سے نہ روکا جائے ان کے گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سہارا اتنا مضبوط ہونا چاہیئے جب تک تنا زیادہ کمزور اور ٹیڑھا نہ ہو۔ سہارا درخت کے آدھے سے زیادہ اونچا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ دھیان رکھا جائے کہ سہارے کو زمین میں ٹھونکنے سے درخت کی جڑوں کے جالے کو کوئی نقصان نہ پہنچے اس لئے لکڑی کے نوکدار کھونٹے سے سہارا دینا زیادہ موزوں رہے گا۔

صحیح گڑھا بنا کر

پودوں کی جڑوں کو گڑھے میں اکٹھا نہیں ہونا چاہیئے

درخت لگانے کا طریقہ

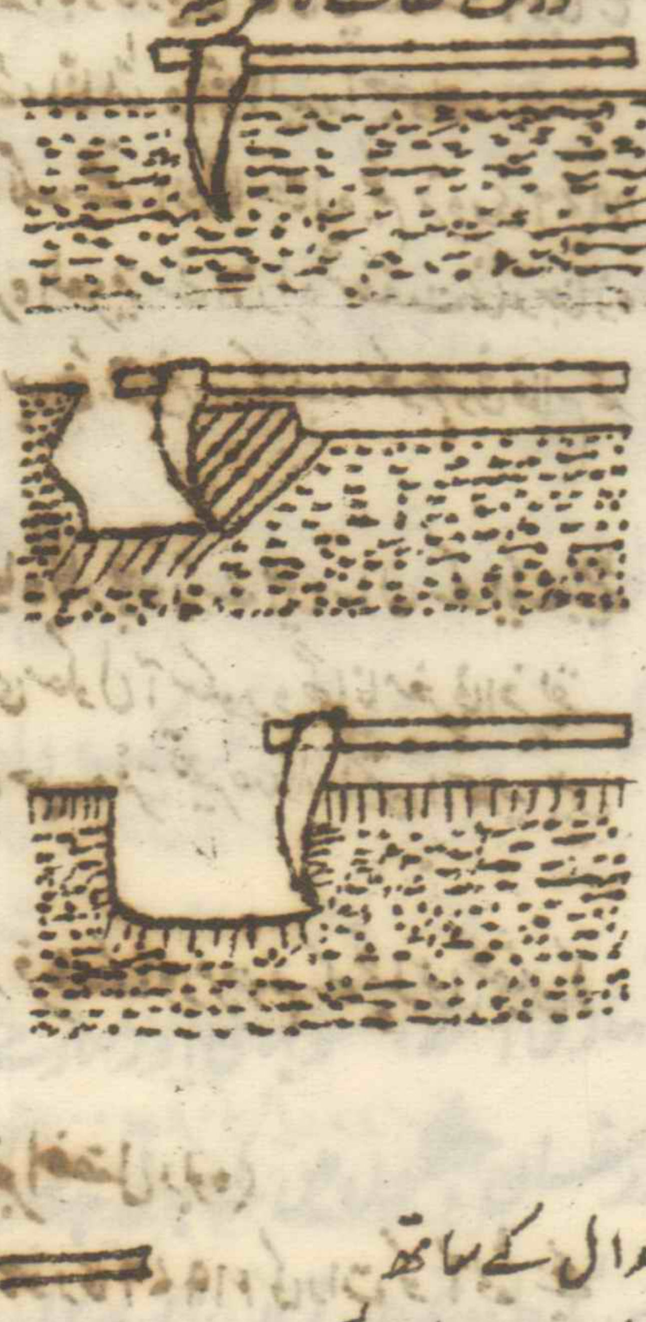

کدال کے ساتھ اچھی طرح دبانا چاہیئے

اس کے بعد پودے کے چاروں طرف پاؤں سے مٹی کو دبانا ضروری ہے